غـزلیں

پروفیسر حامدی کاشمیری

○

پاس ہے کان گہر، بے طلبی کیسی ہے
کیسی ہے خود نگری، بوالعجبی کیسی ہے

کر گئے روح کو سیراب سمندر کتنے
چشم کیوں ہے نگراں، شورہ لبی کیسی ہے

رات کو روح میں پگھلا دیے سورج کتنے
دن کو ہر حرف و نفس تیرہ شبی کیسی ہے

خاک کو خوف سے نہلا کے ہوئے جزوِ زمیں
میرے اجداد کی عالی نسبی کیسی ہے

میں بھی سجدے میں گرا شمس و قمر کی صورت
کیوں ہے یہ قہر و غضب، بے ادبی کیسی ہے

ہوں نہ آیات کریمانہ نظر سے اوجھل
تیرگی دن کو رسول عربیؐ کیسی ہے

مسعود منزل، کوہ سبز، شالیمار، سری نگر، کشمیر، موبائل: 7298957978

بلراج بخشی

○

حادثے اور بھی ہیں شہر میں ہونے والے
آنسوؤں کی کمی ہو کہیں رونے والے

ضابطے کھیل کے آسان ہوئے جاتے ہیں
اب جو تیریں گے وہی ہوں گے ڈبونے والے

ایسی تہذیب نظر آنے لگی بچوں میں
نظر آتے نہیں گلیوں میں کھلونے والے

میری گستاخیاں باقی ہیں ابھی تھوڑی سی
تم بھی کچھ دیر شرافت نہیں کھونے والے

نیند تو نیند ہے کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے
سو ہی جاتے ہیں کہ ہوتے ہیں جو سونے والے

کاٹنی ہوگی مجھے فصل لہو کی بلراج
یہ وراثت مرے اجداد ہیں بونے والے

13/3، عیدگاہ روڈ، آدرش کالونی، اُدھم پور (جموں و کشمیر)